REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ۴ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

الفضل ربوہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۲۳ تبوک ۱۳۴۱ ہش ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء نمبر ۲۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۱ ستمبر بوقت دس بجے صبح

کل دوپہر سے عصر تک حضور کو شدید اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی شام کو طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی۔ رات نیند ٹھیک آ گئی اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عبودیت کا کمال یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائے

جب تک انسان اس مرتبہ پر نہ پہنچے اسے لازم ہے کہ ہمت نہ ہارے

"میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین سے یہ ثابت ہے کہ انسان ان صفات کو اپنے اندر لے یعنی اللہ تعالےٰ کے لئے ساری صفتیں سزاوار ہیں جو رب العالمین ہے۔ یعنی رب العالمین ہے ہر عالم میں نطفہ میں مضغہ وغیرہ سارے عالموں میں غرض ہر عالم میں۔ پھر رحمٰن ہے پھر رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے۔ اب ایاک نعبد جو کہتا ہے تو گویا اس عبادت میں وہی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت صفات کا پرتو انسان کو اپنے اندر لینا چاہیئے۔ کمال عبد انسان کا یہی ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے اور جب تک اس مرتبہ تک نہ پہنچ جاوے نہ تھکے نہ ہارے۔ اس کے بعد خود ایک کشش اور جذب پیدا ہو جاتا ہے جو عبادت الٰہی کی طرف اسے لے جاتا ہے اور وہ حالت اس پر وارد ہو جاتی ہے جو یفعلون ما یؤمرون کی ہوتی ہے۔"

(الحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۲ ستمبر۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو چند روز پیشتر گرنے کی وجہ سے کچھ چوٹیں آ گئی تھیں ان کی وجہ سے آپ کو بخار بھی ہو گیا تھا۔ اب بخار تو اتر چکا ہے لیکن چوٹوں کی تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے لیکن کمزوری زیادہ ہونے کی وجہ سے رات بے چینی کی تکلیف رہی۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— کل مورخہ ۲۱ ستمبر کو یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے علم دین حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ دینی مسائل سے گہری واقفیت حاصل کریں تاکہ وہ خدمت دین کا فریضہ کما حقہ ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ خطبہ کے آغاز میں آپ نے مساجد کے بعض آداب کی طرف بھی توجہ دلائی اور احباب کو ان آداب کا خاص خیال رکھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی صحت

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ان دنوں پشاور میں مقیم ہیں۔ آپ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ آپ وہاں مزید کچھ عرصہ قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ احباب آپ کی شفائے کامل کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ کا ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے۔

معرفت ڈاکٹر ایم۔ آئی۔ بقاپوری
ایئر ہیڈ کوارٹرز پشاور چھاؤنی

اعلان

دفتر وقف جدید کی تعمیر عنقریب شروع ہونے والی ہے انشاء اللہ تعالےٰ تعمیر ٹھیکہ کے ذریعہ کروانی مطلوب ہے جس کے لئے ٹینڈر طلب کئے جائیں گے۔ جو ٹھیکہ دار صاحبان خواہشمند ہوں وہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار بوقت ۱۱½ بجے دفتر وقف جدید میں تشریف لا کر نقشہ عمارت اور ضروری تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔

(ناظم وقف جدید ربوہ)

ربوہ کا موسم

— ربوہ ۲۲ ستمبر (بوقت ۹ بجے صبح)

گزشتہ دو روز سے یہاں رات کو کافی ٹھنڈک ہو جاتی ہے۔ گزشتہ رات یہاں مطلع ابر آلود تھا اور سرد ہوا چلنے کے باعث خاصی سردی تھی۔ آج صبح بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

ربوہ میں بجلی کے بلوں کی ادائیگی

مکرم چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے محکمہ بجلی کو لکھا تھا کہ بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے لئے ربوہ میں مستقل طور پر انتظام کیا جائے۔ محکمہ بجلی کی اطلاع کے مطابق اب ایک کیشئیر اور دو میٹر کلرک مستقل طور پر ربوہ میں متعین کر دیئے گئے ہیں۔

اس سلسلہ میں احباب کو اگر کوئی دقت پیش آئے تو دفتر ٹاؤن کمیٹی میں اطلاع دی جائے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

[illegible] احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء

معتدل طریق کار

ہفت روزہ "المنبر" لائلپور کے ایڈیٹر مولوی عبدالرحیم اشرف ان اہل علم حضرات میں سے ہیں جو کسی وقت مودودی صاحب کی ادبی فسوں کاری کا شکار ہوگئے تھے اور آپ ایک مدت تک ان کے مخلص ترین حلقہ بگوشوں میں شمار ہوتے رہے ہیں مگر آخر میں مودودی صاحب کی باغیانہ۔ جارحانہ اور متکبرانہ طریق و ذہنیت سے اکتا کر سینکڑوں دوسرے ساتھیوں کی طرح آپ سے علیحدہ ہوگئے۔

اگرچہ آپ احمدیت کے رواجی اور چسکئی مخالف ہیں مگر بعض دفعہ دانستہ یا نادانستہ طور پر آپ کے قلم سے "سچی بات" بھی انکے اپنے ذاتی رنگ میں لپٹی ہوئی نکل جاتی ہے۔ چنانچہ آپ ہی نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا تھا کہ جب فسادات پنجاب کی تحقیقات ہو رہی تھی جماعت احمدیہ نے اس وقت بھی صدر عدالت کو انگریزی میں قرآن کریم کا ترجمہ پیش کیا تھا جو جماعت احمدیہ کی مساعی سے شائع ہوا ہے۔ اسی طرح آپ نے بعض اور بھی سچی باتیں گاہ بگاہ کہی ہیں اور آپ کی مخالفانہ باتوں کو سچی بات تو نہیں ہم محض تفنن طبع ہی سمجھتے ہیں تاہم ہمیں ان سے گلہ ہے کہ وہ دل کھول کر احمدیت کے متعلق "سچی باتیں" نہیں کہہ سکتے کیونکہ علماء نے جو تنگ اور زہریلی فضا احمدیت کے متعلق پیدا کر رکھی ہے اس میں ان کا دم گھٹتا ہے اور مجبوراً انہیں نامناسب گفتگو کرنی پڑتی ہے۔

بہرحال ہمیں ان سے شکوہ ضرور ہے زیادہ تر اس لئے کہ انہوں نے کھلم کھلا مودودی صاحب کے نظریۂ جبریہ سے انحراف فرمایا ہے اور اسلامی نظام کے قیام کے حق میں ہوتے ہوئے بھی انہوں نے معتدل طریق کار کی راہ اختیار کی ہے اور اس طرح اس لحاظ سے آپ "احمدیت" کے بہت قریب آتے جا رہے ہیں۔

اگرچہ احمدیت کا اثر خود مودودی صاحب پر بھی پڑا ہے اور انہوں نے ان تعلیوں میں جو اسلامی نفاذ کے متعلق وہ کیا کرتے تھے بڑی حد تک اصلاح کر لی ہے اور بہت سی باتیں احمدیت کی اختیار کر لی ہیں لیکن مولوی عبدالرحیم اشرف اور انکے ہم خیال مولوی امین احسن صاحب اصلاحی نے تو نہایت نمایاں طور پر احمدیت کے طریق کو اپنا لیا ہے۔ اس کی ایک مثال ہم مندرجہ ذیل طویل اقتباس سے پیش کرتے ہیں جو ان کے ایک مضمون سے لیا گیا ہے اور جو انہوں نے اسلامی نظام کے متعلق المنبر کی اشاعت ۱۴ ستمبر ۱۹۶۲ء میں شائع کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"یہاں یہ واضح کرنا بھی ضروری ہوگا کہ لوگوں کے دلوں کو اسلام پر مطمئن کئے بغیر بعض سیاسی اور عوامی دباؤ سے انہیں اس بات پر مجبور کر دینا کہ وہ اسلام کے مطابق ملکی نظم چلانے کا اعلان کریں بظاہر تو یہ اسلام کی عظمت کا کام ہے لیکن فی الحقیقت یہ جد وجہد ہوگی لوگوں کو (بالخصوص ان کو جن کے ہاتھ میں فی الوقت زمام کار ہے) منافق بنانے کی اور اس کا نتیجہ بالآخر یہ برآمد ہوگا کہ اسلامی پر عدم اطمینان کی کیفیت مریض اذہان میں راسخ ہو جائے گی۔ وہ ابتداءً تو اس کوشش میں مصروف ہوں گے کہ ایک ایسا اسلام وضع کریں جو ان کی خواہشات کا آئینہ دار بھی ہو اور اسے کتاب و سنت سے ہم آہنگ بھی دکھلایا جائے اگر وہ اس کوشش میں کامیاب ہوگئے تو اسلام کا حلیہ مسخ ہو جائے گا اور عوام اس خود ساختہ اسلام کو اپنانے پر مجبور ہو جائیں گے ـــ

ـــ لیکن اگر ان کی یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی تو وہ کسی مرحلے میں اپنی تمام تر قوت اسلامی شریعت کے نفاذ و اجراء کا مطالبہ کرنے والوں کے خلاف استعمال کریں گے انہیں تباہ کر دیں گے اور خود اسلام سے بغاوت کی راہ اختیار کر کے اپنے آپ کو اس آئین فطرت کے حوالے کر دیں گے جس کی رو سے چھوٹے پر بڑا ظالم غالب آ کر اسے ان جرائم کی سزا دیا کرتا ہے جو اس نے اپنے سے کمزور انسانوں پر کئے ہوتے ہیں۔

ان دونوں صورتوں میں نقصان اہل حق ہی کا ہوگا اور چونکہ یہ طریق کار اسلامی دعوت کے مزاج سے ہم آہنگ بھی نہیں ہے اس لئے جو لوگ افراد کی اصلاح کئے بغیر عوامی دباؤ سے اسلامی قانون نافذ کرنے کا کام کریں گے وہ (اپنی جگہ مخلص ہونے کے باوجود) ان نتائج کے وہ ذمہ دار ہوں گے جو اس خلافِ فطرت طریقِ کار کا فطری نتیجہ ہیں۔

بنا بریں ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی نظام کی دعوت تو لازماً دی جائے لیکن نہ تو یہ درست ہوگا کہ اس دعوت کا مزاج مغربی سیاست کے مزاج سے ہم آہنگ ہو (جس میں مخالف فریق کو چیلنج کیا جاتا ہے، دھمکی دی جاتی ہے، اس سے اقتدار چھیننے کی اسکیمیں بنائی جاتی ہیں عوامی دباؤ سے اسے بات ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے اور اس کے خلاف عوام کو منظم کر کے اس سے اقتدار چھین لیا جاتا ہے) اور نہ ہی یہ جائز ہوگا کہ سرے سے اسلامی نظام کے قیام کی دعوت کو اپنے مشن سے خارج کر کے کر دیا جائے اور دعوت صرف ذاتی اصلاح اصلاح تک محدود رکھی جائے ـــ بلکہ صحیح طریق عمل یہ ہوگا کہ اسلامی دعوت کی وسعت بیان کی جائے، صدر مملکت سے معاشرے کے آخری بے مایہ فرد تک سبھی کو اللہ رب العزت کی بندگی اور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جانب بلایا جائے ہر معروف کی اہمیت واضح کی جائے اور ہر منکر سے دستکش ہونے پر آمادہ کیا جائے۔"

(المنبر ۱۴/۹/۶۲ صفحہ ۸)

اقتباس بے شک طویل ہے مگر اس عبارت میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ اصولاً وہی ہے جس پر الفضل ہمیشہ زور دیتا چلا آیا ہے ہم اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اگرچہ مودودی صاحب کے دوستوں کا ایک حصہ کٹ کر احمدیت میں بے شک داخل نہیں ہوا مگر الحمدللہ کہ اس نے وہی اصول اپنا لیا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حکومت دلوں پر برپا کرو اس طرح ساری دنیا میں نیچرل طور پر اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم ہو جائیگی۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد محترم شیخ عبدالواحد صاحب صدر حلقہ دھرم پورہ لاہور ایک طویل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں آج کل حالت تشویشناک طور پر خراب ہے مسلسل نیم بیہوشی کی کیفیت طاری ہے جملہ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔
(شیخ عبدالماجد بی اے۔ بی ایڈ دھرم پورہ لاہور)

مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان اور خدام الاحمدیہ

من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ (ارشاد نبوی)

احباب جماعت کو اخبارات کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ مشرقی پاکستان میں طغیانی آجکل زوروں پر ہے جس کے باعث ہمارے مشرقی پاکستانی بھائی شدت کی مصیبت میں مبتلا ہیں حکومت پاکستان اپنے وسائل کے اعتبار سے پوری طرح کوشاں ہے کہ سیلاب زدگان کی ہر ممکن امداد کرے۔ ہم لوگ جو اس بلائے آسمانی سے محفوظ ہیں ان کا فرض ہے کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی ہر ممکن امداد کریں۔

بنا بریں میں مجالس خدام الاحمدیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں تحریک کریں کہ ہر شخص حکومت مشرقی پاکستان کی طرف سے اس مقصد کے لئے قائم شدہ فنڈ میں رقوم ارسال کریں۔

امید ہے ہر غریب اور امیر۔ چھوٹا اور بڑا احمدی اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کر کے حسب وعدہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عون باریتعالےٰ کا وارث بنے گا۔

اس ضمن میں مشرقی پاکستان کے خدام کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے ان کو چاہیئے کہ فوراً اپنی خدمات حکومت کی طرف سے مقرر کردہ منتظمین کے سپرد کر دیں اور بلا امتیاز مذہب و ملت صرف خدمت انسانیت کا مقصد پیش نظر رکھیں نیز اس خدمت کے بدلہ سے بے نیاز ہو کر ثابت کر دیں کہ آپ واقعی اپنے آقا کے ارشاد کے مطابق صرف خدام احمدیت ہی نہیں خادم انسانیت ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی تائید اپنے فضل اور نصرت سے کرے۔ آمین ÷

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ربع صدی سے زائد عرصہ تک جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے نہایت وسیع اور خوشکن اثرات

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۲ء کو وائی ایم سی اے ہال لاہور میں منعقدہ ایک جلسۂ عام میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اور مشرقی افریقہ کے سابق رئیس التبلیغ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی وہ افادۂ احباب کے لئے بالاقساط درج ذیل کی جاتی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کی تعمیل میں خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربع صدی سے زائد عرصہ تک مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا جو شاندار کام ہو رہا ہے اسے بیان کرنے سے پہلے مشرقی افریقہ کے تعارف کے سلسلہ میں چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

مشرقی افریقہ کا تعارف

اول: براعظم افریقہ کے جس حصہ کو مشرقی افریقہ کہا جاتا ہے۔ اس میں ٹانگانیکا یوگنڈا۔ کینیا اور زنجبار کے علاقے شامل ہیں۔ یہ سارے علاقے انگریزوں کے قبضہ میں تھے اس وجہ سے اس علاقہ کو برٹش ایسٹ افریقہ کہا جاتا ہے۔

دوم: ٹانگانیکا اس وقت آزاد ملکوں کی صف میں شامل ہے۔ یوگنڈا کو داخلی آزادی حاصل ہو چکی ہے۔ اور اس سال اکتوبر کے مہینہ میں اسے مکمل آزادی دیئے جانے کا اعلان ہو چکا ہے۔ زنجبار کو بھی بہت حد تک داخلی آزادی مل چکی ہے اور توقع ہے کہ آئندہ سال ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اسے بھی مکمل طور پر آزاد کر دیا جائے گا۔

کینیا کالونی جس میں ساحلی علاقے کا بھی ایک حصہ شامل ہے۔ اس کے معاملات کچھ الجھے ہوئے ہیں لیکن اس علاقہ کو بھی آزادی کی شاہراہ پر ڈال دیا گیا ہے۔ اس علاقہ کی مشہور و معروف دو سیاسی پارٹیوں نے باہمی سمجھوتہ سے ایک مشترکہ حکومت عارضی طور پر قائم کر لی ہے۔ جس میں افریقن وزراء کی غالب اکثریت ہے۔ نئے انتخابات کے لئے ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ سال کے آخر تک علاقہ کے نئے نمائندے لنکاسٹر ہاؤس کے فیصلوں کی بناء پر مکمل آزادی کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔

مشرقی افریقہ کے علاقے پاکستان و ہندوستان سے قریب ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے اس علاقہ کو آباد کرنے کے سلسلہ میں بہت سی آسانیاں مہیا تھیں جن کی وجہ سے بڑی کثرت سے براعظم ہند و پاکستان کے لوگ مشرقی افریقہ میں داخل ہو گئے۔ ادھر ملکی سیاسی اور تجارتی اقتدار کے حصول کے لئے یورپی باشندوں نے مشرقی افریقہ میں داخل ہو کر ایسے طور پر قبضہ کر رکھا تھا کہ بظاہر حالات خیال بھی نہ آ سکتا تھا کہ کسی وقت کوئی طاقت ان کے لئے پریشانی کا موجب ہو سکے گی۔ لیکن سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی بیان کردہ آسمانی تقدیروں نے ان علاقوں میں انقلاب عظیم کی خبر دے رکھی تھی۔ اس انقلاب کے بہت سے حصے جس طرح پر اب سامنے آ رہے ہیں وہ میرا آنکھوں دیکھا حال ہے۔ آزادی کے سیلاب نے امپیریلیزم کے بندھنوں کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ پرانے حالات اور ان کے اثرات میں انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ ان حالات نے مذہبی اقدار کے رخ کو بھی نمایاں طور پر تبدیل کر دیا ہے۔

عیسائیت کی تبلیغی مساعی

انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں مغربی طاقتوں کے زبردست اقتدار کے باعث کلیسا کو جو آسانیاں میسر تھیں اور جو غیر معمولی امداد کلیسا کے مختلف اداروں کو حاصل تھی۔ اس کے باعث افریقہ کے اس مشرقی حصہ میں بھی عیسائی بڑی سرعت کے ساتھ تعلیمی خیراتی اور رفاہ عام کے کاموں کے بڑے بڑے ادارے قائم کر دیئے گئے تھے۔

مشرقی افریقہ کی چھوٹی بڑی ۳۶۵ زبانوں میں عیسائی لٹریچر کی اشاعت اور بالخصوص اسلام کے خلاف خطرناک زہریلا پروپیگنڈا سکول کے طالب علموں سے لے کر ملک کے مرغزاروں میں رہنے والے رؤسا اور دیہات کے کاشتکاروں، علاقہ کے سلاطین اور عوام تک کیا جا رہا تھا۔ اسلام کو ایک روحانی مذہب نہیں بلکہ خشونت۔ سنگ باری اور تلوار کا مذہب سمجھا جاتا تھا۔ علم و حکمت کی بجائے جہالت کا مذہب خیال کیا جاتا تھا۔ بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات۔ کتب۔ اخبارات۔ اسلام کے مقدس بانی سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین کے خلاف شائع کئے جا رہے تھے۔ انسانیت کے لئے اسلام کو خطرہ عظیم قرار دیا جاتا تھا اور کمیونزم و اشتراکیت سے بڑھ کر نوع کے لئے اسے تباہی کا موجب سمجھا جاتا تھا۔ افریقن ملک کے اصل باشندوں کو اسلام سے نفرت پیدا ہو چکی تھی اور اسلام کو دم توڑتا ہوا اور صفحۂ ہستی سے مٹتا ہوا مذہب خیال کیا جانے لگا تھا۔ بظاہر یہ بات حالات کے عین مطابق تھی۔ افریقن اس عرصہ میں دھڑا دھڑ عیسائیت میں داخل ہو رہے تھے۔ پرانے مسلمان خاندان جو مشرقی افریقہ کے ساحلی علاقہ میں آباد تھے۔ اور کچھ اندرون علاقہ میں عیسائی مشنوں کے تعلیمی نظام اور رفاہ عام کے کاموں کی کشش اور حکومت کے اقتدار کے باعث اسلام کو خیرباد کہہ کر آغوش عیسائیت میں جا رہے تھے۔ ممباسہ۔ زنجبار۔ دارالسلام جو اسلامی اثر کے مرکز تھے عیسائی مشنوں اور عیسائی حکومتوں اور کلیسا کے اقتدار کے باعث اسلامی مرکزیت کی حیثیت کھو بیٹھے تھے۔ اسلامی اقتدار اب یہاں عنقا ہو چکا تھا۔ مسلمانوں میں عیسائیوں کے مقابلہ کرنے کی جرأت مفقود ہو چکی تھی۔ مسلمان خوفزدہ تھے کہ اگر عیسائی مشنوں کا علمی لحاظ یا کسی اور طریق سے مقابلہ کیا گیا۔ تو وہ کئی قسم کی مشکلات کا نشانہ بنا دیئے جائیں گے۔

عیسائیوں کی طرف سے اسلام کو ختم کر دینے کا دعویٰ

یہ سارے حالات عیسائی مشنریوں کی سوچی سمجھی سکیم عیسائی حکومتوں کی خفیہ و اعلانیہ امداد کے ذریعہ پیدا ہوئے۔ مسلمانوں میں مایوسی کا عالم پیدا ہو چکا تھا اور کلیسا کی شادمانی اور فتح و ظفر کا بگل بج رہا تھا پادریوں۔ عیسائی مصنفین اور مؤرخین نے علی الاعلان یہ کہنا اور لکھنا شروع کر دیا تھا کہ

Islam is nothing without political power and for this Islam in Africa could not survive.

(Islam in Africa)

لندن کے ایک مشہور اخبار "ایسٹ افریقہ اینڈ روڈیشیا" نے لکھا کہ

Islam was a dying force

اسلام آخری دموں پر ہے اور اب اس کا جنازہ نکلنے والا ہے۔

ایک اور مشہور مصنف نے اپنی کتاب "اسلام ان افریقہ" میں لکھا ہے کہ

"That the Task of eleminating Islam in Africa will be comparatively easy for Christianity"

کہ اسلام کو نابود کرنے کا کام عیسائیت کے لئے

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

نسبتاً آسان ہے

جماعت احمدیہ کی مساعی کا آغاز

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے مقدس بانی کو از سرِ نو اسلامی علم کے لہرانے اور اسلام کے پرچم کو دنیا جہاں میں پھر سے قائم کرنے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی برتر و اعلیٰ تعلیم کے دامنِ رحمت میں اقوام عالم کو لانے کیلئے مبعوث کیا۔ اس آسمانی نظام کے ماتحت جماعت احمدیہ کے موجودہ اولوالعزم امام نے مندرجہ بالا خطرات کو دیکھ کر مبلغین اور مجاہدین اسلام کی ایک زبردست فوج تیار کی اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینے کے لئے دنیا بھر میں تبلیغی مشن قائم کئے۔ مشرقی افریقہ میں آپ نے ۱۹۳۴ء میں مشن قائم فرمایا اور اس عاجز کو وہاں بھجوایا۔ جو حالات میں بیان کر چکا ہوں ان کے پیش نظر مقابلہ بہت سخت تھا۔ اسلام کی تائید کے لئے کچھ لکھنا یا کہنا آسان کام نہ تھا مسلمان مرعوب تھے اور مایوسی کا شکار ہو چکے تھے۔ باوجود ناسازگار حالات۔ مشکلات اور مالی ذرائع کے انتہائی طور پر محدود ہونے کے جماعت احمدیہ کی اولوالعزمی میں فرق نہ آیا۔ اور اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے ہر ممکن ذریعہ اختیار کیا گیا اور تبلیغ اسلام کی جد و جہد کے سلسلہ کو جاری رکھا گیا۔ اس جد و جہد کا مختصر خاکہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

۱۔ مشرقی افریقہ میں جاتے ہی سب سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایات کی تعمیل میں سواحیلی زبان میں ایک رسالہ جاری کیا گیا اور عیسائیت کے کیمپ کی طرف سے آنحضرت کی ذات بابرکات پر جو حملے کئے جا رہے تھے ان کا استقلال کے ساتھ جواب دینا شروع کیا گیا۔ جواب تک جاری ہے۔

۲۔ اسلامی کتب کی اشاعت سواحیلی زبان میں کی گئی۔ یہ کتب دو قسم کی تھیں۔

۱۔ اسلامی تعلیم اور اسلامی تاریخ اور اسلام کی حقانیت و برتری پر اثباتی رنگ میں کتب و رسائل کی اشاعت۔

۲۔ اسلام پر اعتراضات کے جوابات میں مدلل مضامین کی اشاعت۔ ان کتب کی تعداد دو درجن سے زائد ہے۔

بعض کتب ایک ایک وقت میں دس دس ہزار کی تعداد میں چھپتی ہیں اور کئی کئی ایڈیشن ان کے شائع ہو چکے ہیں۔

پمفلٹ اور اشتہارات ہر سال لاکھوں کی تعداد میں شائع کئے جاتے ہیں اور بعض اوقات ایک ایک پمفلٹ بیس تیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جاتا رہا ہے۔ جس میں اسلام کی خوبیوں اور اسلام پر عیسائی حلقوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ ان اشتہارات و پمفلٹس میں بعض خود امام جماعت احمدیہ کے پر اثر مضامین ہیں جن کو سواحیلی کا جامہ پہنایا گیا۔ یہ کتب و اشتہارات ملکی زبانوں میں شائع کئے جاتے ہیں تاکہ تبلیغ اسلام کا دائرہ سب اقوام و قبائل تک وسیع ہو۔

ایک عظیم الشان خدمتِ اسلام

لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں اسلام کی ایک عظیم الشان خدمت جو مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام اور جماعت کے مقدس امام کی خاص توجہ اور رہنمائی میں سرانجام دی گئی وہ قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں ترجمہ ہے۔ دو لاکھ شلنگ کے صرف کثیر سے ۱۱۰۰ صفحات پر مشتمل عربی متن کے ساتھ افریقہ میں پہلی دفعہ قرآن کریم بمعہ ترجمہ شائع کیا گیا۔ یہ وہ عظیم الشان خدمت ہے جس پر مشرقی افریقہ کے افریقن باشندوں نے بڑی کثرت کے ساتھ خطوط لکھے اور جماعت کو مبارکباد دی اور کہا جماعت احمدیہ کا یہ یادگاری کارنامہ ہے جو اسلام کی اشاعت میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسی ترجمہ میں ان تمام اعتراضات کو جو مشرقی افریقہ میں عیسائیت کے کیمپ کی طرف سے اسلام۔ قرآن اور آنحضرت صلعم کی ذات پر کئے گئے سب کا جواب دیکر اسلام کی برتری حقانیت اور خوبیوں کو اجاگر کیا گیا۔ اس ترجمہ کو دیکھ کر اور پڑھ کر سینکڑوں تبصرے موصول ہوئے۔ بطور نمونہ اس وقت ایک بیان کرتا ہوں۔ ایک افریقن چیف نے لکھا۔ ”ہم گھپ اندھیرے میں تھے اور روحانی طور پر مردہ۔ قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی اشاعت سے اسلام کے نور سے ہمیں منور کیا گیا ہے۔ اور افریقن اقوام کو ابھارنے کی عمدہ سعی کی گئی ہے۔“ مشرقی افریقہ میں یہ ترجمہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی ہدایت کا موجب ہو رہا ہے مشرقی افریقہ میں آزادی کے علمبردار مشہور و معروف لیڈر مسٹر جوموکنیاٹا کو اور ان کے ساتھیوں کو جبکہ وہ ماؤ ماؤ تحریک کو منظم کرنے کے الزام میں گرفتار تھے سواحیلی ترجمۃ القرآن بھجوایا گیا۔ مسٹر جوموکنیاٹا نے چار دفعہ اس ترجمہ قرآن کو پڑھا اور کہا کہ ابھی اس کو پڑھنے کا شوق ہے۔ ملکی اخبارات و ریڈیو پر اس بیان کا خوب چرچا ہوا۔ اور افریقن .... پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ایک جلسہ میں علی الاعلان اس لیڈر نے کہا کہ اسلام توحید و مساوات کا علمبردار ہے اور عیسائیت بت پرستی اور شرک کی تعلیم سے ملوث ہے ـــــ قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی اشاعت کے بعد دوسرے قبائل میں بھی اسلام کی تعلیم سے واقفیت کا شوق پیدا ہوا اور انکی طرف سے بھی یہ مطالبہ ہوا کہ ان کی زبانوں میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ چنانچہ وہاں کی دیگر تین مشہور زبانوں میں یعنی گکویو کمکامبا اور لاؤ زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور امید ہے کہ کسی وقت ان کی اشاعت کا انتظام ہو کر اس ملک کے ہر فرد تک اسلام اور بانیٔ اسلام کے پیغام رحمت کا پہنچنا اور سمجھنا بہت ہی آسان ہو جائے گا۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷ و ۲۸ دسمبر بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کرلیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

عدۃ المؤمن کاخذ الکفّ
عہدیداران جماعت کیلئے لمحۂ فکریہ!

چندہ تحریک جدید کی میعاد ادائیگی ایک سال ہوتی ہے اور یہ سال ۳۱ اکتوبر ۶۲ء کو ختم ہو رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مخلصین اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے تیاریاں اور کوششاں ہوں گے۔ لیکن اس امر کے پیش نظر کہ سال میں سے صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں اور وصولی ابھی خاصی پڑی ہے۔ عہدیداران جماعت کو اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لینا چاہیئے اور عدۃ المؤمن کاخذ الکف کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

مجموعی طور پر اس وقت جو وعدوں اور وصولی کی صورت حال ہے وہ یقیناً خطرہ کا الارم دے رہی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ وعدہ جات سال ۲۸/۱۸	۴،۲۱،۰۰۰ روپیہ
۲۔ دس ماہ کے لحاظ سے جس قدر وصولی ہونی چاہیئے	۳،۵۰،۰۰۰ ”
۳۔ وصولی لغائت ۳۱-۸-۶۲ (اصل)	۲،۲۵،۲۰۰ ”
۴۔ کمی بلحاظ دس ماہ	۱،۲۴،۸۰۰ ”

یہ سوا لاکھ روپے کی کمی کوئی معمولی کمی نہیں۔ جماعتوں کو ماہ ستمبر اور اکتوبر میں نہ صرف یہ کمی پوری کرنی ہے بلکہ ۴،۲۱،۰۰۰ میں سے بقیہ رقم بھی وصول کرنی ہے۔ اور یہ کام بڑے عزم اور منظم جد و جہد کا محتاج ہے۔ میں اشاعت اسلام کے نام پر امراء اور صدر صاحبان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ احباب جماعت کو سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ پُر حکمت کلام سنا کر انہیں تلقین کریں کہ ایفائے عہد بہرحال مقررہ میعاد کے اندر عمل میں آجائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضرورت لیڈی لیکچررز

جامعہ نصرت اور نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے لئے مندرجہ ذیل آسامیاں پُر کرنے کے لئے لیڈی لیکچررز کی ضرورت ہے۔

کوالیفکیشن: کم از کم II کلاس ایم۔اے تنخواہ کا گریڈ ۱۵-۲۷۵/۱۵-۳۷۵-۱۵-۴۰۰

درخواستیں معہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پتہ پر مورخہ ۱۰ اکتوبر تک ارسال کریں۔

۱۔ ایم۔اے انگلش ۲ آسامیاں

۲۔ ایم۔اے پولیٹیکل سائنس ایک اسامی

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

شاگردانِ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کی توجہ کیلئے

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کی سیرۃ جلسہ سالانہ پر شائع کی جا رہی ہے۔ ابھی تک آپ کے کثیر شاگردوں میں سے صرف چند ایک نے اپنی تاثرات ارسال فرمائے ہیں۔ امید ہے بقیہ شاگرد بھی اپنے قابل فخر استاد کی خدمت میں نذر عقیدت پیش کرنے میں کوتاہی نہ فرمائیں گے اور جلد توجہ فرمائیں گے۔

(ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ مؤلف اصحاب احمد۔ قادیان)

ماہرین کیا کہتے ہیں :-

٭ فی سبیل اللہ فساد ٭ علمائے کرام کیلئے لمحہ فکریہ ٭ وضاحت کی ضرورت ٭ مسلمان تمام مذاہب کے نبیوں کو مانتے ہیں

فی سبیل اللہ فساد

لائل پور میں فی سبیل اللہ فساد کی مہم شروع ہوئے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوگیا۔ ربیع الاول کا چاند نظر آنا تھا کہ علمائے کرام کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدان میں آ گئے جدھر دیکھئے سرکار دو عالم کے نام پر کفر سازی اور فتنہ پردازی کا بازار گرم ہے ایک چوک میں محدث پاکستان گرج رہے ہیں تو دوسرے چوک میں شیر پنجاب ہنہنا رہے ہیں ایک بازار میں طوطیٔ پاکستان نے غل مچا رکھا ہے دوسری گلی میں بلبل پاکستان نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ایک نکڑ پر مبلغ اسلام حماقت کے جوہر دکھا رہے ہیں دوسرے موڑ پر نقلی ابو کلام جہالت کے موتی بکھیر رہے ہیں۔

اسی صورت حال نے پچھلے دنوں لائل پور کو سوالکھی کے دھانے پر لا کھڑا کیا تھا، غصے غضب اور نفرت کا لاوا اندر ہی اندر ابل رہا تھا شہر کے چپے چپے پر لوگ بحث و مناظرہ میں مصروف تھے صرف ملاؤں کے بھڑکانے پر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا ہو رہا تھا، ایک کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کی گردن کاٹنے پر تلا بیٹھا تھا، نہ تو عوام میں سے کسی کو ہمت ہوتی تھی کہ ملاؤں کا گریبان پکڑ کر انہیں اس شر انگیزی سے منع کرے اور نہ خواص میں کسی کی جرأت تھی کہ ناخواندہ اور ناواقف عوام کو اصل حقیقت سے آگاہ کرے"

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۱۷ ستمبر ۶۲ء)

علماء کرام کے لئے لمحہ فکریہ

کچھ عرصہ سے ہمارے دینی جرائد و صحائف میں پاکستان میں عیسائیت کے فروغ اور تبلیغ و اشاعت کے متعلق فکر و تشویش کا اظہار ہو رہا ہے بعض علماء نے تو خاصی سراسیمگی اور غم و اندوہ کا اظہار فرمایا ہے۔ اکثر بزرگان دین تو اس بارے میں حکومت کو جھنجھوڑ کر حفاظت و اشاعت اسلام کے فرض سے اپنے تئیں سبکدوش سمجھ چکے ہیں،

ایک نامور متبحر عالم نے حکومت کو بڑی دل سوزی سے یہ مشورہ دیا ہے کہ :-

ہماری حکومت مشنری سوسائٹیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عاید کرے اور

دوسری طرف ارتداد کے لئے سزا مقرر کرے تاکہ کسی کو ان مار آستین بنے ہوئے مشنریوں کا نوالہ بننے کی ہمت نہ ہو"

(ماہنامہ "میثاق" لاہور مارچ ۱۹۶۱ء)

ایک گروہ کے بزرگ علماء کا حکومت کے لئے یہ شرعی مشورہ ہے کہ گرجوں کی تعمیر حکماً بند کر دی جائے اور عیسائی پادریوں کے کان کھول کر یہ حکم سنا دیا جائے کہ اپنی کتاب مقدس اس احتیاط سے پڑھیں یا سنائیں کہ اہل اسلام کے کانوں میں اس کا کوئی فقرہ گھسنے نہ پائے"

نرمی بردباری اور حسن سلوک کے ساتھ ہوشیار پادریوں کی تبلیغی مساعی کے کامیاب نتائج پر تشویش کا اظہار تو بجا ہے لیکن خود کچھ کوشش کرنے کی بجائے صرف حکومت کی دہائی کا شور برپا کرنے والے بزرگ تدبر سے کام فرمائیں اور عیسائیت کی تبلیغ کے سامنے اپنی بے بسی اور بے چارگی کا اس انداز سے اظہار فرما کر اسلام اور مسلمانوں کی سبکی کا موجب نہ بنیں

اسلام کے سامنے عیسائیت کی تعلیم دلائل و براہین کی روشنی میں ہرگز ایسی وقعت نہیں رکھتی کہ حکومت کے زور اور جبر کے بغیر مسلمان اس پر غالب نہ آ سکیں۔

اقوام عالم کے منشور آزادی ضمیر پر دستخط کرنے والی کوئی حکومت یہ "بہادرانہ" مشورہ قبول نہیں کر سکتی کہ جو شخص علماء کی غفلت و تساہل اور فرض ناشناسی کے نتیجہ میں عیسائی مشنریوں کی مساعی کا شکار ہو جائے اس پر مولویوں کی مزعومہ حد جاری کی جائے یعنی اس کو آدھا زمین میں گاڑ کر پتھر مار کے قتل کر دیا جائے قطع نظر اس کے قرآن مجید کی نصوص صریحہ اس نظریہ کی دھجیاں بکھیر رہی ہیں اگر یہ حد آپ جاری فرمائیں گے تو

انی رسول اللہ علیکم جمیعا

کی آواز سے متاثر ہو کر ہندوستان یا یورپ و امریکہ اور افریقہ کے بے شمار ممالک میں جو شخص اسلام قبول کرے گا وہ اپنی حکومت کی طرف سے "ارتداد" کی حد سے کیونکر محفوظ رہ سکے گا۔ دنیا کے کسی خطہ میں جو شخص مسلمان ہونا چاہے گا وہ ہمارے علماء کے گھروں میں پناہ گزین ہو کر ہی قبولیت اسلام کا اعلان کر سکے گا۔

مقام حیرت ہے کہ ہمارے بزرگ علماء اسلام کے محاسن پیش کرنے اور عیسائیت کی تعلیم کا دلائل سے مقابلہ کرنے کے بجائے حکومت پر زور جبر اور ارتداد کی خلاف قرآن حد جاری کرنے کی دہائی دے رہے ہیں اگر ان میں مدافعت کی سکت نہیں تو قادیانی جماعت کو کام کرنے دیں جن کا ناخواندہ فرد بھی بڑے سے بڑے پادری کا چٹکیوں میں ناطقہ بند کر دیتا ہے

(رفتار زمانہ ماہ اگست ۱۹۶۲ء)

وضاحت کی ضرورت

جب سے سیاسی جماعتوں پر سے پابندی اٹھی ہے تجدید اور تنظیم نو کی اجازت کی اس آڑ میں بعض ــــ خاکسار و احرار قسم کی ایسی جماعتوں نے بھی پر پرزے نکالنے اور حسب سابق اپنے تخریبی عزائم کی اشاعت شروع کر دی ہے جو مارشل لاء کے نفاذ کے موقع پر (سیاسی جماعتوں پر پابندی عاید کرنے والے ضابطہ کے نفاذ سے بھی پہلے) اپنی وطن دشمن سرگرمیوں کے باعث خلاف قانون قرار دی جا چکی تھیں ــــ

ظاہر ہے جب وہی جماعتیں انہی تخریبی عزائم کے ساتھ ایک بار پھر نئے ولولوں اور جوش و خروش کے ساتھ میدان مبارزت میں اتریں گی تو امن و استحکام وطن کا کس کس رخ سے تیا پانچا نہ کریں گی۔

لہذا ضرورت ہے کہ اس ذہنی انتشار کو ختم کرنے کے لئے "پابندی اٹھائے جانے" والے قواعد کی باقاعدہ وضاحت کی جائے کہ

- تنظیم نو کا اصل طریق کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟
- جماعتیں نام پرانے ہی رکھ سکیں گی یا انہیں نئے نام رکھنا ہوں گے؟
- کیا ان نئے یا پرانے ناموں کی منظوری بھی حکومت سے حاصل کرنا ہوگی؟
- کیا اس پابندی اٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ ان جماعتوں سے ہر قسم کی پابندی اٹھ گئی ہے جو مارشل لاء کے نفاذ سے بھی پہلے خلاف قانون قرار دی جا چکی تھیں؟ ــــ اور
- نئی جماعتوں کے "منشور" میں امن و استحکام وطن سے متعلق کن عزائم کے حامل ہوں تو ان کی منظوری کی جا سکے گی!!!

(لاہور ۱۷ ستمبر ۱۹۶۲ء)

مسلمان تمام مذاہب کے نبیوں کو مانتے ہیں

ہمارے مذہب سے پہلے کے جتنے مذاہب دنیا میں آج موجود ہیں ہم مسلمان ان سب کو مانتے ہیں کچھ کا نام لے کر اقرار کرتے ہیں اور کچھ کا نام نہیں لیتے یہ کہتے ہیں کہ انہیں بھی ضرور کسی نبی نے پہنچایا ہوگا۔ اس عقیدے کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں بن سکتے مسلمانوں کے سوا اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جو سب مذاہب کو مانتی ہو اور ان پر اپنے خاص مذہب کا اضافہ کرتی ہو دوسری قومیں فقط اپنے ہی مذہب کی قائل ہیں دوسرے مذاہب سے غرض نہیں رکھتیں انھیں از سرتا پا جھوٹا سمجھتیں ہیں لہذا ہمارا معاملہ تمام مذاہب کے ساتھ اس نوعیت کا ہے کہ ہم ان مذاہب سے منہ نہیں چھپائیں گے ان کے سامنے سرخرو ہو جائیں گے کتنی آسانی اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے کر دی ہے

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہرگز دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نیا دین ہوں، اس کا کہنا صرف اتنا ہے کہ شروع سے آخر تک جتنے دین آئے ان کا نام اسلام تھا میں اسلام کا آخری ایڈیشن ہوں میرے بعد اور دین نہیں آئیں گے

ایک دین کے بعد دوسرے دین کی ضرورت یوں پڑتی رہی کہ ہر دین میں تحریف اور آمیزش کر دی جاتی تھی نیز نوع انسان طفل سے جوان اور جوان سے پختہ ہوتی گئی طفلی کے نصاب تعلیم کو جوانی کے وقت اور جوانی کے نصاب تعلیم کو پختگی کے وقت بدلنا ہی چاہیئے تھا اب دور پختگی چلے گا دین میں گڑبڑ بھی گئی تو دین کی بنیاد اب اتنی مضبوط ہے گڑبڑ کرنے والے اسے ہلا نہیں سکیں گے۔ اللہ تعالٰے نے اس کی حفاظت کا وعدہ کر لیا ہے اور اس وعدے کی صداقت چودہ سو برس سے ثابت اور قائم ہے"

(ملا واحدی۔ نوائے وقت)

٭

چندہ جلسہ سالانہ

کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ ہونی چاہیئے جس سے معلوم ہو کر اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء)

لہذا تمام سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ آئندہ ہر ماہ یہ رپورٹ بھجوائی جائے

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

٭

ہمیں خط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت فرما کر بزرگان سلسلہ کی صحبت میں تین دن بسر کیجئے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ جلسہ سالانہ

سیکرٹریان مال ہر مہینہ رپورٹ کریں کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے

برادران! گزشتہ چند سالوں میں جس چندہ کی وصولی میں نسبتاً سب سے زیادہ ابتری ہوئی ہے وہ جلسہ سالانہ کا چندہ ہی ہے لیکن یہی چندہ ہے جس کی وصولی ہماری ضرورت سے کبھی بہت کم رہ جاتی ہے اور جماعت کی استعداد سے بھی بہت کم ہوتی ہے حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ "دس فیصدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فی صدی چندہ دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے جو شخص پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں روک نہیں بن سکتے پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ (جلسہ سالانہ) نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء)

اگر تمام جماعتیں حضور کے اس ارشاد پر کما حقہٗ عمل کریں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہیئے کہ ہر جماعت کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فیصدی سے اوپر پہنچ جائے کیونکہ اس چندہ کا بجٹ دس فیصدی کے حساب سے ہی بنایا جاتا ہے اور توقع یہ ہوتی ہے کہ کئی دوست پندرہ فیصدی کے حساب سے ادائیگی کریں گے لیکن اس کے برعکس گذشتہ سال اس چندہ کی اوسط وصولی صرف چھپن فیصدی تھی اس کمی کو پورا کرنا از بس ضروری ہے لہٰذا نظارت بیت المال تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس کرتی ہے کہ آج سے ہی اس چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی شروع کر دی جائے۔ جلسہ سالانہ میں اب صرف تین ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے اگر تمام عہدہ دار پوری توجہ اور تندہی سے کام لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ جلسہ سالانہ سے پہلے ہر جماعت اپنا بجٹ پورا نہ کر سکے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ عہدہ دار خود اس چندہ کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے احباب کو سمجھانے کے لیے سر توڑ کوشش کریں۔

ہمارے ایک نہایت ہی کامیاب امیر جو اب اللہ تعالیٰ کے پاس جا چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بہترین فضلوں سے نوازے فرمایا کرتے تھے بے شک سال میں تو بارہ مہینے ہی ہوتے ہیں لیکن احمدیوں کے لئے چندہ تیرہ مہینوں کا ہے اور جو شخص بارہ مہینوں کا حصہ آمد یا چندہ عام ادا کر کے یہ سمجھ لے کہ اس نے اپنی کمائی میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کر دیا ہے وہ سخت غلطی خوردہ ہے اور ایک شدید خطرے کے مقام پر کھڑا ہے وہ جب تک تیرھویں مہینہ کا چندہ یعنی چندہ جلسہ سالانہ پورے کا پورا ادا نہیں کر لیتا وہ لقا یا دار ہی متصور ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک مجھے علم ہے چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جب چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو تو یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

پھر فرمایا:۔

"میرا تجربہ یہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ ہونی چاہیئے جس سے معلوم ہو کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

چندہ ناصرات الاحمدیہ کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت

لجنات کو اچھی طرح علم ہے ناصرات الاحمدیہ کا کام دن بدن خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی کر رہا ہے بچیوں کا اجتماع منعقد کیا جاتا ہے بیرونی دورے کئے جاتے ہیں امتحانات لئے جاتے ہیں جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزار سے بھی زائد بچیاں شریک ہوتی ہیں پرچہ کی اشاعت پوسٹ اور اسناد وغیرہ پر کافی خرچ ہوتا ہے لیکن اخراجات کے مقابلہ پر چندہ ناصرات الاحمدیہ بہت کم وصول ہو رہا ہے۔ مہربانی فرما کر ہر لجنہ ناصرات الاحمدیہ کی طرف توجہ دے اس طرح بچیوں کو چندہ دینے کی عادت بھی پیدا ہوگی جو آئندہ کے لئے بہترین قربانیوں کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا کرنیوالے مخلصین

فہرست ۶۸

ذیل میں ان مخلصین کے نام تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت،

۴۷۸۔ مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۱۵۰ روپے
۴۷۹۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ محمد شریف صاحب پرنس ٹرانسپورٹ لاہور	۱۵۰ "
۴۸۰۔ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم بشارت احمد صاحب قصور ضلع لاہور	۱۵۰ "
۴۸۱۔ محترمہ امت بیگم صاحبہ چک گ ب ۵۶/ر ضلع لائل پور	۱۵۰ "
۴۸۲۔ مکرم جناب فضل عمر صاحب پوسٹ مین واہ کینٹ معہ برادران	۲۰۰ "
۴۸۳۔ مکرم ڈاکٹر محمد جی صاحب D.H.O میانوالی	۱۵۰ "
۴۸۴۔ محترمہ والدہ صاحبہ خواجہ حفیظ احمد صاحب ودولن مز لارنس پور ضلع کیمل پور	۱۵۰ "
۴۸۵۔ مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب داہڑی ضلع ملتان	۱۵۰ "
۴۸۶۔ مکرم جناب مبارک احمد صاحب ہاشمی S.D.O گلگت آزاد کشمیر	۱۵۰ "
۴۸۷۔ مکرم رائے امان اللہ خان صاحب کوٹ سلطان ضلع جھنگ منجانب مرحوم والدین	۱۵۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اگلے مہینہ میں منعقد ہو رہا ہے ناظمین ضلع، زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس سے گذارش ہے کہ جہاں وہ حاضری کے لحاظ سے اس مبارک اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش اور سعی فرمائیں گے وہاں اس امر کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں کہ اجتماع سے قبل ان کے حلقہ کے تمام انصار اللہ کا چندہ سالانہ اجتماع، اشاعت لٹریچر اور تعمیر فنڈ سو فیصدی اور چندہ مجلس کا کم از کم ۵/۶ حصہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے ابھی سے جائزہ لے کر پورے عزم سے کام شروع کر دیا جائے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۶ رجون ۶۲ء کے صـ۶ پر فہرست "تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے" شائع ہوئی ہے اس کے شمار نمبر ۲۲۸ میں غلطی ہو گئی ہے صحیح نام حسب ذیل ہے:۔

"مکرم جمعدار راجہ محمد یوسف صاحب خادم تعلیم الاسلام کالج ربوہ منجانب والدہ صاحبہ"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر ہونے والے انعامی تقریری مقابلہ کے لئے

عنوانات

امسال انصار اللہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع ان شاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا حسب سابقہ اجتماع کے موقعہ پر اس دفعہ بھی انصار اللہ کا تقریری مقابلہ ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ اول اور دوم آنے والے اصحاب کو انعام دیئے جائیں گے اس انعامی تقریری مقابلہ کے لئے ایک گھنٹہ رکھا گیا ہے مقررین کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر مقرر کو تقریر کے لئے وقت دیا جائیگا احباب میں تقریروں کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے یہ مقابلہ کرنے کی غرض سے یہ مقابلہ ہر سال رکھا جاتا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شریک ہوں مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں ہر مقرر ذیل کے عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کرنے کا مجاز ہوگا۔

۱۔ حضرت رسول اکرم صلعم نے دنیا میں کیا انقلاب بپا کیا۔ ۲۔ مسلمانوں کی حالت کیسے سدھر سکتی ہے
۳۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا غیروں سے سلوک ۴۔ صحابہ کرامؓ کا حضرت رسول اکرم سے عشق
۵۔ صرف اسلام ہی کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے،
۶۔ حضرت مصلح موعود کی شاندار خدمات دینی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۱۹/ روپے

تجارت پر کسی قسم کی پابندی لگانے سے پاکستان کیلئے اہم مسئلہ پیدا ہو جائیگا

مشترکہ اعلامیہ میں پاکستان کی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے دولت مشترکہ کی کانفرنس پر صدر ایوب کا تبصرہ

لندن ۲۱ ستمبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے نتائج سے مایوس نہیں ہوں۔ انہوں نے کینیڈا روانہ ہونے سے پہلے کہا کہ کانفرنس کے اعلامیے سے شرکاء کے اتفاق رائے کا اظہار ہوتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس میں ہماری گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ حالات کا صحیح اندازہ اس وقت ہوگا جب برطانیہ اور مشترکہ منڈی کے ملکوں میں آخری سمجھوتہ ہو جائے گا۔

لندن سے اوٹاوا روانہ ہونے سے پہلے صدر ایوب سے اخباری نمائندہ نے دریافت کیا کہ آیا اعلامیے کے متن پر اتفاق رائے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ صدر نے جواب دیا کہ اس میں ہمیشہ مشکل پیش آتی ہے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں انیس ملکوں کے نمائندے شریک تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ اعلامیے شرکاء کے اتفاق رائے کا اظہار ہوتا ہے انہوں نے کہا میں کانفرنس سے مایوس نہیں ہوا میں نے اعلامیے کی تیاری میں مدد دینے پر کافی وقت صرف کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے ہیں۔ تاہم ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اگر مشترکہ منڈی کے ملکوں نے ہمارے لئے تجارتی دروازے بند کرنے اور پاکستان کو صرف خام مال پیدا کرنے والا ملک بنانے کی کوشش کی تو یہ ایک حقیقی مسئلہ ہوگا۔

صدر ایوب کل جب کینیڈا کے چار روزہ سرکاری دورے پر اوٹاوا پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا ہوائی اڈے پر ان کا خیر مقدم کرنے والوں میں گورنر جنرل کینیڈا نے اس موقعہ پر اپنی تقریر میں پاکستان سے اپنے ملک کے دوستانہ روابط کا ذکر کیا صدر ایوب پاکستان کے پہلے سربراہ ہیں جو کینیڈا کے دورے پر آئے ہیں وہ یہاں اپنے قیام کے دوران میں وزیر اعظم کینیڈا اور دوسرے وزراء سے بات چیت کریں گے۔

صدر ایوب وزیر اعظم کینیڈا مسٹر ڈیفن بیکر کے ہمراہ لنڈن سے اوٹاوا پہنچے۔ ہوائی اڈے پر کینیڈا کے گورنر جنرل نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ کینیڈا اور پاکستان کے عوام کے درمیان مفاہمت کا قومی جذبہ ہے۔ میں کینیڈا کے تمام باشندوں کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ کی آمد ہمارے لئے باعث مسرت و افتخار ہے ہم آپ کو اجنبی نہیں بلکہ اپنے کنبہ کا فرد سمجھتے ہیں جو اسی عالمگیر برادری کی ایک شاخ کے ہاں آیا ہو۔ شروع ہی سے دونوں ملکوں میں مستحکم روابط رہے ہیں۔ امن اور انسان کی فلاح کیلئے دونوں دولت مشترکہ کے مقصد پر عمل پیرا رہے ہیں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

لاہور ریلوے اسٹیشن پر سائیکل سٹینڈ کے ٹھیکہ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹھیکہ یکم دسمبر ۱۹۶۲ء سے یا اس کے بعد سے ایک سال کے لئے "اگریمنٹ" میں درج شدہ شرائط کے مطابق دیا جائے گا۔ یہ "اگریمنٹ" ۲۴ ستمبر ۱۹۶۲ء کو یا اس کے بعد کسی بھی یوم کار کو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (کمرشل) پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے دفتر سے بعد ادائیگی پانچ روپے حاصل کیا جاسکتا ہے

ٹنڈر مع اگریمنٹ (جس پر باقاعدہ دستخط ثبت ہوں) ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر میں یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء کو دس بجے تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز بارہ بجے ان تمام ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔ جو اس وقت وہاں موجود ہونے کے خواہشمند ہوں۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی یا تمام ٹنڈروں کو کوئی وجہ بتائے بغیر مسترد کر دیں۔ وہ سب سے زیادہ لاگت کے ٹنڈر کو منظور کرنے کے پابند نہیں ہیں۔

اگر بعض حالات کی وجہ سے یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء کو دفتر بند رہے تو ٹنڈر اس سے اگلے ایام کار کو بارہ بجے کھولے جائیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور)

ہندوستان کی جارحانہ سرگرمیاں

مشرقی پاکستان کی سرحد پر تیز کر دی گئیں

ڈھاکہ ۱۲ ستمبر معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ مشرقی پاکستان اور ہندوستان کی سرحد پر متعین ہندوستانی افواج کے جارحانہ اقدامات میں تیزی آ گئی ہے۔

اور وہ نہ صرف تری پورہ اور آسام سے مسلمانوں کو ان کے آبائی گھروں سے نکالنے میں مصروف ہیں۔ بلکہ پاکستانی علاقہ میں گھس آتے ہیں اور سرحد کے ساتھ آباد پر امن شہریوں کو پریشان کرتے اور ان میں سے بعض کو اغوا کر لیتے ہیں۔

بعض اوقات وہ پاکستانی علاقے سے مویشیوں کو چرانے میں ہندوستانی غنڈوں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ضلع دیناج پور کے ایک گاؤں میں ۷ ستمبر کو صبح کچھ پاکستانی اپنے کھیتوں میں پٹسن کی کٹائی میں مصروف تھے کہ ان پر ہندوستانی فوج نے اچانک گولی چلا دی اسی اثنا میں پاکستانی سرحدی دستہ بھی موقع پر پہنچ گیا۔ اور اس نے جواب میں گولیاں چلائیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت مشرقی پاکستان نے مغربی بنگال سے اس سلسلے میں سخت احتجاج کیا ہے اس سے پہلے دس ستمبر کو کچھ غنڈے ضلع نواکھلی کے تھانہ چھگلنیا کے گاؤں ضیا پور میں آ گھسے تھے ان کی پشت پناہی ہندوستانی فوج نے کی اور یہ غنڈے ایک شخص نور اسلام کے مویشی کھول کر لے گئے۔ گیارہ ستمبر کو ضلع کمیلا کے ایک گاؤں کالیا میں ہندوستانی فوج ایک شخص علی اکبر کو زبردستی اٹھا لے گئی۔ اسی دن ایک ہندوستانی غنڈہ حبیب گنج سب ڈویژن میں چائے کے پانچ ایکڑ خراب کر گیا۔

*

درخواست دعا

عزیزہ خورشید بیگم بنت مکرم مولوی رحمت علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دھودیہ ضلع گجرات عرصہ سات ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت عزیزہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں

(محمد شریف انسپکٹر بیت المال)

قبر کے عذاب سے بچو

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نور کا جل

دبولہ کا مشہور عالم تحفہ

- آنکھوں کی خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر
- بچوں اور عورتوں کی آنکھوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ۔
- خارش پانی بہنا۔ بھینی۔ ضعف جگر وغیرہ کا بہترین علاج
- آنکھوں کے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر جو پچاس سالہ استعمال و تجربہ کے بعد مرتب کیا گیا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۶۲ پیسے بڑی شیشی ۲۵/۱ روپیہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

ہر طرف خوش قسمتی

جیت ہر حالت میں آپ ہی کی ہے۔ اگر آپکو نقد انعام نہ بھی ملے پھر بھی جیت آپکی ہے۔ آپ کا روپیہ قومی منصوبوں کی تکمیل پر لگایا جاتا ہے جس سے قوم اور آپکو فائیدہ ہوتا ہے اور آپ اس طرح فائدہ اٹھاتے ہیں کہ افراط زر اور قیمتوں میں کمی ہوتی ہے اور قومی دولت اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

سلسلہ "ٹی" اور "یو" کے انعامی بونڈ اب جاری ہیں۔
دل کھول کر خریدیئے اور ہر طرف خوش قسمتی پھیلائیے۔
خوش آیندگی کے موجد بنیئے۔
۲۹ ستمبر بروز ہفتہ گیارہ بجے صبح سے پہلے انعامی بونڈ خریدیئے تاکہ آپ جنوری ۱۹۶۳ء کی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں۔

انعامی بونڈ

انعام حاصل کرنیکے لئے انعامی بونڈ تین مہینے تک رکھیئے۔ ہر انعامی بونڈ کیلئے ایک سال میں انعام جیتنے کے چار موقع ہیں۔ ہر سلسلے کیلئے ہر سہ ماہی قرعہ اندازی میں ۱۳۶ انعامات معیّن ہیں۔ ہر سلسلے کے انعامی بونڈ خریدیئے۔ اپنے بونڈ اپنے پاس رکھیئے ... اور قسمت آزمایئے۔

فوراً خریدیئے

کنبہ کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچایئے • قوم کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچایئے

DFP/PB-3-U ADARTS

بھارت کی اشتعال انگیز پالیسی سے کسی وقت بھی خوفناک جنگ چھڑ سکتی ہے

"چین پوری طاقت سے دفاع کریگا" بھارتی حکومت کو انتباہ

پیکنگ ۲۲ ستمبر۔ حکومت چین نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ اس (بھارت) کی طرف سے تبت بھارت سرحد کی خلاف ورزیوں اور اشتعال انگیزیوں نے انتہائی خطرناک صورت حال پیدا کر دی ہے جو کسی وقت بھی خوفناک جنگ کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ چین کی خبر رساں ایجنسی نے سرحد کی صورت حال کے متعلق ایک طویل بیان میں کہا ہے کہ "اگر بھارت اپنی علاقائی حدود میں توسیع کرنے کی ہوس سے باز نہیں آئے گا۔ تو چین پوری طاقت سے اپنا دفاع کرے گا اور اس سے پیدا ہونے والے حالات کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر عائد ہوگی۔"

چینی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ کل رات سرحدی علاقہ میں بھارتی افواج کی فائرنگ سے ایک چینی افسر ہلاک اور ایک سپاہی زخمی ہو گیا۔ آخری اطلاعات کے مطابق بھارتی فوجی فائرنگ جاری رکھے ہوئے ہیں اور وہ تبت کے چینی علاقہ میں خندقیں کھود رہے ہیں ایجنسی نے ایک علیحدہ مکتوب میں بتایا ہے کہ حکومت چین نے بھارت کو ایک دفعہ پھر یہ تجویز پیش کی ہے کہ چین اور بھارت کے افسر آئندہ ماہ بحالی سرحدی بات چیت شروع کریں مگر اس بات چیت کے لئے پہلے سے کوئی شرائط عائد نہ کی جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت چین نے یہ تجویز حکومت بھارت کو ایک مراسلے میں پیش کی ہے۔ اس مراسلے میں ۱۹۵۹ء کی یہ تجویز دہرائی گئی ہے کہ دونوں فریق مسئلہ کے پر امن حل تک سرحد سے بارہ بارہ میل پیچھے ہٹ جائیں۔ ایجنسی نے چین اور بھارت کی افواج میں حالیہ تصادم کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تصادم "نام نہاد میکموہن لائن کے شمال کی طرف" تبت بھوٹان سرحد پر چین کے علاقے میں ہوا۔ بھارتی افواج نے آدھی رات اور سات بجے صبح کے درمیان چینی سرحدی پہرے داروں پر چار دفعہ گولی چلائی جس کے نتیجہ میں ایک چینی افسر ہلاک اور ایک سپاہی شدید مجروح ہو گیا بھارتیوں نے قریباً ساٹھ راؤنڈ چلائے اور سات دستی بم پھینکے۔ بھارتی فوج سرحد کے چینی علاقہ میں چیڈانگ پل کے مغربی سرے پر آ گئے اور چینی خندقوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ اس وجہ سے انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے اور چیڈانگ کے علاقہ میں کسی بھی وقت خوفناک جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ متعلقہ چینی حکام صرف مزید اطلاعات کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس کے بعد وہ جوابی کارروائی کے متعلق سوچیں گے۔

خبر رساں ایجنسی نے مزید بتایا ہے کہ بھارتی افواج نے چینی سنتریوں کو زدوکوب کیا۔ اور انہیں برا بھلا کہا۔ وہ سرحدی علاقے میں نعرے لگاتے رہے۔ چینی سنتریوں نے کسی قسم کی اشتعال انگیزی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور بھارتیوں کو سرحد کی خلاف ورزی سے باز رہنے کی تنبیہ کی۔ مگر بھارتیوں نے ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چینی علاقے میں پیش قدمی جاری رکھی۔ اور ابھی تک اپنے علاقے میں واپس جانے سے انکار کر رہے ہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق کمیونسٹ چین نے بھارت کو جو مراسلہ بھیجا ہے وہ بھارت کے ۲۲ اگست کے ایک مراسلے پر ۱۳ ستمبر کی تاریخ ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ سرحد سے بارہ میل پیچھے ہٹ جانے سے سرحدی کشیدگی دور ہو جائے گی۔ چین نے اپنے مراسلہ میں بھارت کی ۲۲ اگست کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ چین اپنا ایک نمائندہ ابتدائی بات چیت کے لئے نئی دہلی بھیجے۔ چین نے اس تجویز کو "بالکل فضول" قرار دیا ہے چین نے کہا ہے کہ دونوں حکومتوں کو سرحدی صورت حال پر فوراً بات چیت کرنی چاہیئے۔ دونوں حکومتوں کو جلد ہی اپنے اپنے نمائندوں کی نامزدگی کر دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ پندرہ اکتوبر کو پیکنگ میں بات چیت شروع کر سکیں۔ چین نے پیکنگ کے بعد نئی دہلی میں بات چیت کی تجویز بھی پیش کی ہے۔ مراسلہ میں آخر میں پھر بھارت پر جارحانہ سرگرمیوں کا الزام لگایا گیا ہے

ایجنسی فرانس پریس نے نئی دہلی سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے کہ شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں فوجی افواج کی فائرنگ سے تین بھارتی سپاہی زخمی ہو گئے ہیں۔ نئی دہلی ریڈیو کے مطابق بھارت نے کل کمیونسٹ چین کو ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں ۱۵ اکتوبر کو چین کے نمائندوں سے بات چیت پر آمادگی کا اظہار کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز محمد رفیع ناصر مالک ناصر دواخانہ ربوہ عرصہ تقریباً چھ ماہ سے بیمار ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔

احباب جماعت بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں عزیز کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد شفیع ربوہ)

راوی میں پھر سیلاب آگیا چناب اور ستلج میں بھی طغیانی کا اندیشہ

بالائی علاقوں میں شدید بارش ۰ مزید بارشوں کی پیش خبری

لاہور ۲۲ ستمبر۔ مشرقی پنجاب اور جموں و کشمیر کے علاقہ میں شدید بارشوں کے باعث دریائے راوی میں پھر سیلاب آگیا ہے۔ موسمیات کے ماہرین کی پیش گوئی کے مطابق بارش کا سلسلہ آج بھی جاری رہیگا اور اس طرح دریائے ستلج اور چناب میں بھی سیلاب آنے کا امکان ہے۔ کل لاہور میں چار انچ بارش ہوئی جس سے نشیبی علاقے زیر آب آ گئے۔

موسمیات کے ماہرین کے بیان کے مطابق گزشتہ دو تین دن کی شدید گرمی سے لاہور اور دہلی کے درمیانی علاقہ میں خلا پیدا ہو گیا جس کی بناء پر مون سون ہواؤں کا اسی جانب رخ ہوا۔ اس سارے علاقے میں پرسوں صبح سے ہلکی بارش شروع ہوئی جو شام کے وقت شدت اختیار کر گئی۔ مغربی پنجاب میں لاہور اور سیالکوٹ میں بارش شروع ہو گئی۔ مشرقی پنجاب میں بارش کا زور زیادہ رہا۔ کل پانچ بجے شام تک لاہور میں قریباً ڈیڑھ انچ اور سیالکوٹ میں دو انچ بارش ہو چکی تھی۔

بتایا گیا ہے کہ جموں کے علاقہ میں موسلا دھار بارشوں سے راوی میں زبردست سیلاب آگیا ہے کل پانچ بجے شام تک اس دریا میں مادھوپور کے مقام پر معمولی درجے کا سیلاب تھا لیکن چھ بجے شام اچانک پانی کی سطح بلند ہونے لگی۔ چنانچہ صرف نصف گھنٹہ میں پانی کا اخراج ایک لاکھ پانچ سو کیوسک ہو گیا۔ پانی کی سطح تیزی کے ساتھ چڑھ رہی ہے جسٹر۔ شاہدرہ اور دوسرے مقامات پر راوی میں معمول کے مطابق پانی بہہ رہا ہے۔ تاہم آج صبح تک جسڑ اور دوسرے زیریں علاقوں میں سیلاب کا زور بڑھ جائے گا۔ جسڑ کے مقام پر آج شام تیس ہزار کیوسک اور شاہدرہ میں بارہ ہزار کیوسک اخراج تھا۔

اطلاعات کے مطابق شملہ اور انبالہ کے علاقہ میں شدید بارشوں سے ستلج کے بالائی علاقوں میں پانی کا زور بڑھ رہا ہے۔ یہ پانی کل شام تک سلیمانکی پہنچے گا۔ اس طرح پاکستانی علاقہ میں بھی ستلج میں طغیانی رہے گی۔ علاوہ ازیں چناب میں بھی سیلاب آنے کا امکان ہے کیونکہ کشمیر کے علاقہ میں بھی سخت بارش ہو رہی ہے جس کا اثر آج صبح تک دریائے چناب پر ہوگا۔

صوبائی دارالحکومت میں بوندا باندی کا سلسلہ کل صبح سے شروع ہے۔ گزشتہ شب بوندا باندی نے موسلا دھار بارش کی صورت اختیار کر لی۔ کل بھی سارا دن وقفوں کے بعد تیز بارش ہوتی رہی۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق شام تک یہاں دو انچ سے زائد بارش ہو چکی تھی۔ بارش کی وجہ سے کل شہر میں کاروبار معطل رہا۔ بیشتر سڑکوں پر پانی کھڑا ہو گیا اور کیچڑ کی وجہ سے آمدورفت میں خاصی دقت رہی۔ کرشن نگر۔ سنت نگر۔ رام نگر موہنی روڈ۔ گوالمنڈی۔ میکلوڈ روڈ۔ نسبت روڈ ریلوے سٹیشن کے دائیں جانب کا قریباً سارا علاقہ اور کمہار پورہ وغیرہ میں پانی بھر گیا اور وہاں آمدورفت قریباً بند رہی۔ بارش کی وجہ سے کل پیسہ اخبار کی مینٹل پارک کی عمارت کا ایک حصہ منہدم ہو گیا تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بارش سے بجلی اور ٹیلیفون کا نظام بھی متاثر ہوا۔ رات گئے تک بارش جاری رہی۔

جنرل اسمبلی کی صدارت کا اعزاز

باخبر ذرائع کی ایک وضاحت

مشہور خبر رساں ایجنسی "رائٹر" کی اطلاع مظہر ہے:-

"اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۰ ستمبر — باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ منگل کو جنرل اسمبلی کے صدارتی انتخاب میں جو چار ووٹ خلاف قاعدہ قرار دئے گئے وہ پاکستان کے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے حق میں ڈالے گئے تھے۔

ان ذرائع نے بتایا ہے کہ رائے دہی کے ان چاروں کاغذات پر "پاکستان" لکھا ہوا تھا۔ وہ خلاف قاعدہ قرار دے دئے گئے کیونکہ صدارت کا اعزاز ایک فرد کو اس کے اپنے استحقاق کی بناء پر دیا جاتا ہے نہ کہ اس کے ملک کو۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سیلون کے جی پی مالا سیکرا کے بالمقابل جنہیں ۲۷ ووٹ ملے ۷۲ ووٹوں سے منتخب ہوئے۔ سمجھا یہ جاتا تھا کہ پاکستان کو ۷۵ ووٹ ملنے کی توقع تھی اگر رائے دہی کے جملہ کاغذات پر صحیح اندراج کیا جاتا تو آپ کے ووٹوں کی تعداد متوقع تعداد سے ایک ووٹ زیادہ ہوتی۔ (رائٹر)

(سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۹)

حکومت ٹوٹا چاول نہیں خریدے گی

راولپنڈی ۲۲ ستمبر۔ حکومت نے مغربی پاکستان سے برآمد کے لئے اعلیٰ قسم کے ٹوٹا چاول کی خرید بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر زراعت مسٹر فضل القادر چوہدری نے کل یہاں یہ انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ اب کاشتکار عمدہ چاول کا ٹوٹا بازار کے نرخ پر فروخت کر سکیں گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴